

(۴۸)

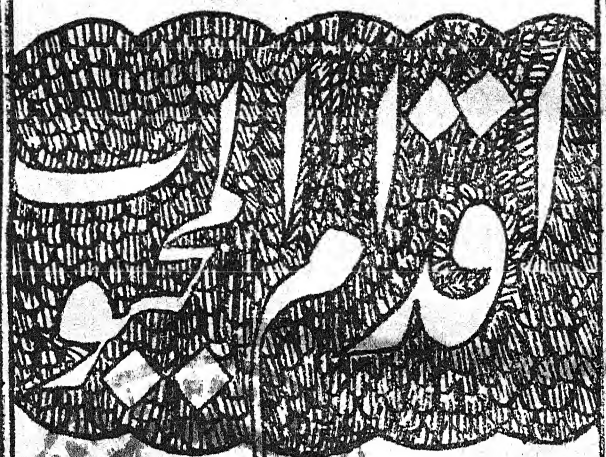
قدسی صلوات علی فرید کمالی اللہ

بعون خالق زمین و زمان و افضل شاه کون و مکان

۱۴۵۲۹  
لشون  
۱۲۲۲

رساله

Checked  
1987



من تالیف سید شاه مولانا جمال الدین صاحب

قادر ری در مطبع احسن المطابع طبع شد ۱۳۳۱

CHECKED 1986

CHECKED 1995

۱۵۶۲۹  
الف ۲۹

# ہمو الغنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ  
والہ واصحابہ اجمعین اما بعد یہ فقیر حقیر گ کوئے روشن ضمیر  
صاحب دل بے نظیر حضرت قبلہ مرشدنا سید شاہ مولانا عارف الحق  
قادری نور اللہ مرقدہ وغفرلہ۔ اعنی کمترین خاکسار ذلیل بندگان  
ایزدیہار جمال الحق قادری مستخلص فنا عاذا اللہ تعالیٰ عن  
شر الدہور نے حسب فرامین سید اولیا سلطان الفقرا جناب سید  
شاہ مولانا و شاہ میاں صاحب قبلہ قادری عرف خیراتی  
صاحب دامن برکاتہ فرزند ارجمند سراج السالکین سرآمد عارفین  
جد امجد میرا مجذوب کامل ولی و اصل حضرت روشن دل صاحب قبلہ  
قادری مرحوم و مغفور کے بہ ثبوت قول حضرت غوث الثقلین پیران  
پیر و سنگد محب سچائی معشوق ربانی میران محی الدین شیخ سید

عبد القادر  
الغنی  
لامسا  
نقصانہ  
ومعاصرہ  
کہ بعض  
بے - ا  
مراد  
کہدیا کہ  
بعض  
عالم و جا  
غلط  
عرض  
اہل  
عبادت  
سہر  
حوالہ



عبد القادر الحسینی الحسینی جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدس سرہ  
 العزیز السامی قد می ہذہ علی رقبۃ کل ولی اللہ کہ امتثالاً  
 لامر اللہ - جو زمانہ حال کے اہل صوفیہ باستثناء قادریہ العالیہ  
 نقشبانیہ تادیلات و تسویلات فاسدہ کرتے ہیں - اقوال متقدمین  
 و معاصرین سے فراہم کر کے چند سطور تحریر کیا ہے - واضح ہو  
 کہ بعض حضرات کا مقولہ ہے کہ مراد کل ولی اللہ سے اولیاء وقت  
 ہے - اور بعض نے فرمایا کہ حاضرین مجلس ہے - اور بعض کا قول ہے کہ  
 مراد اُس سے خاص حضرتؑ کے مریدین ہیں - اور بعضوں نے یہ  
 کہہ دیا کہ صرف اولیاء کے لئے ہے نہ کہ غوث و اقطاب کے - اور نیز  
 بعض حضرات نے قطعاً کہہ دیا کہ یہ قول حضرت غوث پاکؑ سے  
 عالم وجد و بیہوشی میں صادر پایا بلکہ حین عدم ثبات حواس و  
 غلبہ جوش و ارادت میں بطور سطحیات کے حضرتؑ نے فرمایا ہے  
 غرض کہ جن جن بزرگوار نے اس قول کی تردید کی خلاف عقاید  
 اہل ایمان و سلسلہ غیر تہذیب و آئین سوء ادب ہے - اور اکثر گروہ مخالف  
 عبارت عوارف المعارف سے جو شیخ الشیوخ شہاب الدین  
 سہروردی کے ملفوظات سے ہیں اور مکتوبات شیخ مجدد الف ثانیؒ کا  
 حوالہ دیتے ہیں کہ یہ قول حضرت غوث پاکؑ رضی اللہ عنہ نے عالم

۱۵۶۲۹  
الف ۲۹

سلام علی رسول  
 و روشن ضمیر  
 یاف الحق  
 دلیل بندگان  
 اللہ تعالیٰ عن  
 ہر جناب سید  
 رف خیر الی  
 راہ عارفین  
 ندل صاحب قلم  
 التقلین بیان  
 بن شیخ سید

جوانی میں بطور عجب و استکبار نفسانی کے بیان فرمایا اعاذنا اللہ  
 تعالیٰ۔ ناظرین ناگہان روشن در راہ راست سے نہ گزر کر مادہ تعصب کو  
 دل سے خل کر کے انصاف کو ماتہ سے ندین تو انفصال دعویٰ  
 مدعیان بالکل آسان ہے۔ امثالاً کلام اللہ تعالیٰ بقول  
 قد می هذه علی رقبۃ کل ولی اللہ اعیان ارکان العلمین  
 اور اولیاء مکملین درؤس الاستہاد الکاملین پر حالت صحیح و تکمیل  
 میں ثابت و برحق ہے۔ اور اولیاء عظام و اقرباب کرام و ازاد  
 ذوی الاحشام متقدمین و معاصرین و مناخرین بلکہ ابدال العرف  
 اور رجال الغیب جو خاص مملکت الہیہ اور سلاطین حکام حکومت  
 بالہنیہ کے ہیں متقدمین و مورخین محقق سے ثابت و متحقق ہے  
 رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ سوائے ازین حضرات صوفیہ  
 کے نزدیک ایمان کامل صرف آمنت باللہ الخیرہ پر جو بطور محمل  
 اور مفصل کے ہے منحصر نہیں۔ بلکہ جمیع ظہور و بطون پر ہے  
 نظر بران جناب غوث پاک محبوب رب العالمین سے شیوہ بد  
 اعتقادی موجب تکمیل ایمان نہیں۔ علاوہ اسکے جو قربیت کہ  
 ذات باری تعالیٰ عز اسمہ سے آپکو حاصل ہے وہ کسی نہیں اور جن  
 جن معاملات میں آپکو دست رسی تھی نہ وہ کسی کو حاصل ہے

نہ ہو کہ  
 اولیاء  
 اس ح  
 باست  
 کہ آپ  
 افعال  
 ہو  
 معنی  
 و معاد  
 ہیں آ  
 اور یہ  
 گفتگو  
 کے منہ  
 اگرچہ یہ  
 کے اح  
 عرفا  
 انسان



اذنا الله  
 زه تعصب  
 ال دعوی  
 بقول  
 العلمین  
 معجودین  
 کرام و افراد  
 ابدال العشر  
 تمام حکومت  
 تحقق ہے  
 صوفیہ  
 بطور محمل  
 پر ہے  
 سیوہ بد  
 فریت کہ  
 ت اور جن  
 مل ہے

۵  
 نہ ہوگی۔ ذرا یہاں انصاف کو مانتے ہیں نذین اگر چہ سطح زمین پر ہے انتہا  
 اولیاء کرام و غوث و اقطاب و افراد عظام ظہور پائے لیکن۔  
 اس حسن کا اس صورت کا بہ آدمی سمجھنے نہ دیکھا نہ سنا  
 باستثنائے اصحاب کرام اولیاء و معاصرین و متاخرین کو کیا مجال  
 کہ آپکے ہم پلہ ہو سیکا دعویٰ پیش کرے۔ جب متقدمین نے آپکے  
 افعال و اقوال کی ازبہ دل تسلیم فرمایا تو انکے متتابعین ہرگز مجاز نہیں  
 ہو سکتے کہ آپکے اقوال کی تردید تاویلات مفاسدہ سے کر کے  
 معنی کلام سے آپکو علیہ تصور کریں۔ علاوہ اسکے وہ متقدمین  
 و معاصرین کرامات و ولایت مآب جنگی بدولت ہم عرفان کا دم مار  
 ہیں آپکے قدم مبارک گردن پر کیا معنی بلکہ سر و چشم قبول فرمایا  
 اور یہ متاخرین زمانہ حال جنگی کرامت و ولایت کے عوض صرف  
 گفتگو و لٹرائی باقی ہے قدمی ہذہ علیٰ رقبہ نخل ولی اللہ  
 کے منکر میں نعوذ باللہ منها۔ بین تفاوت رہ از کجاست تا کجا  
 اگرچہ یہ بات شرعاً صاف و صریح ہے کہ حضرت محبوب پاک رضی  
 کے احکام و اقوال کی عدم تعمیل موجب ازالہ ایمان نہیں لیکن  
 عرفاً سلامتی ایمان کا ثبوت بھی غیر متصور ہے۔ چنانچہ بظاہر  
 انسان کامل اس کا نام ہے جس کے ماتھے پاؤں آنکھ ناک وغیرہ

سلامت رہیں بر خلاف اسکے جب کوئی اعضے میں فرق و ملحہ کی  
ثابت ہو مثلاً آنکھ کے زائیل ہونے سے ایندھا اور ازالہ پا سے لولا  
بہر صورت ازالہ جیشی سے خواہ وہ کسی صورت سے ہوشہور ہوگا۔ اور  
وہ بمقابلہ کامل کے معذور سمجھا جائیگا۔ العاقل تکفیه الاشاق  
اخبار اولیاء متقدمین

کذا فی محاکمہ صاریہ - عن الشیخ موسیٰ التہوی  
السمہر و سرری قدس سرہ عن المکاشفات الجندیہ  
ان سید الطایفۃ ابی القاسم جندی بغدادی رضی اللہ  
عنه کان علی المنبر یوم الجمعة بخطب فحلی علیہ ربنا  
حتی غشی علیہ فخرجت علی لسانہ هذه الکلمة اولاً علی  
رقبتی ننزل عن المنبر و حنا راسہ ثم افاق و اتم الخطبة  
فسأل اصحابہ عن ذالک فقال قد کشف لی فی انشاء  
الخطبة عالم الغیب نشاهدت ان ولداً من اولاد  
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سیظهر فی القرن  
الخامس و یکون غوث الاعظم و یلقب بہ محی الدین و سمي  
بیسید عبد القادر الحسینی جیلانی و یوم یقول قد می هذه  
علی رقبتی کل ولی اللہ و ولیة من الاولین و الاخرین سوی

الائمة  
الکثر  
عقاب  
هذا  
المص  
يخض  
بالا  
قلت  
بنمو  
يزم  
جني  
خدا  
كلما  
جوما  
لن  
غيب  
اله



الائمة والمصحابة رضى الله عنهم فخلج بيالى انى لما له  
 اكن فى ذالك الزمان كيف ومربو وضع الرقية له فاذا  
 عتاب رب الغرة جل سلطانه نزل على قیل لهما <sup>ستصعب</sup>  
 هذا الامر فانه محبوبنا وشانه بين الاقطاب كشا  
 المصطفين بين الانبياء والمرسلين وعند ذالك القول  
 يحضر جميع الاولياء الاموات بالارواح والاحياء  
 بالاجساد ويضعون له رقابهم فاذا سمعت هذا  
 قلت قدما اولاً على رقبتي والحمد لله تعالى على ما  
 بنمى على ذالك - انتهى - يعنى شيخ موسى تهتوي سهروردى  
 نے مکاشفات جنید سے روایت کی ہے کہ سید الطائفة ابو القاسم  
 جنید بخدادی رضى الله عنه بروز جمعہ بر خطبہ پڑھتے تھے کہ تجلی  
 خدا تعالیٰ انیسوی سو وہ بے ہوش ہو گئے اور انکی زبان سے یہ  
 کلمہ (اولاً علی رقبتي) کا جاری ہوا بعد منبر سے اتر کے اپنا سر  
 جھکا دیے جب اس حالت سے افاقہ ہوا خطبہ تمام ادا کئے لوگوں  
 نے پوچھا کہ یہ کیا بات تھی آپنے فرمایا مجھے اثناء خطبہ میں عالم  
 غیب مکشوف ہوا تو میں نے دیکھا کہ ایک لڑکا محمد صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم کی اولاد سے قریب ظاہر ہو گا قرن پنجم میں وہ غوث

فرق و محمد کی  
 پارس سے اولاد  
 ہو گا - اور  
 الاشارت  
 لتہوی  
 نیدیہ  
 رضى الله  
 ربنا تعالیٰ  
 لا علی  
 الخطبة  
 اثناء  
 اولاد  
 لقرن  
 بنی و سنی  
 ن می ہڈہ  
 ابن موسیٰ

Checked  
 1987

۸  
 الاعظم ہوگا لقب اسکا محی الدین اور نام اسکا سید عبد القادر حسین  
 جیلانی ہوگا اور وہ مامور ہوگا واسطے کہنے کے کہ یہ میرے قدم تمام  
 ولی اللہ کی گردن پر ہیں اولیاء متقدمین و متاخرین سوائے امام  
 اور اصحاب کرام کے پہ میرے دلیں خطرہ پیدا ہوا کہ میں اُس  
 زمانہ میں نہ رہوں گا پہر کیونکر انکا قدم میری گردن پر ہوگا تو رب  
 العزت سے مجھے عتاب ہوا اور کہا گیا کہ کیوں دشوار سمجھتا ہے  
 تو اس بات کو کہ وہ میرا محبوب ہے تمام اقطاب میں نشان اسکا  
 سید انبیاء کے برابر ہے انبیاء و رسل میں اور قدمی ہندہ کہتے  
 وقت سب اولیاء حاضر ہینگے مردے روح سے اور زندہ جسد  
 سے سب اپنی گردن انکے قدم پر رکھینگے پہر جب یہ بات میں  
 سنا کہ میں نے اسکا قدم اول میری گردن پر۔ اور شکر خدا  
 کا ہے جو مجھے نسیہ کیا اس بات پر۔ اختتامی۔

اور یہی اکثر روایات متقدمین سے قدم غوث پاک کا رقب اولیاء  
 خواہ وہ متقدمین ہو یا متاخرین یا معاصرین سے ثابت و برحق ہے  
 اگرچہ قدمی ہندہ علی رقبتی کل ولی اللہ کا ثبوت بجز اقوال متقدمین  
 و معاصرین قرآن و حدیث سے ثابت نہیں لیکن اقوال متقدمین  
 کی تردید متاخرین اپنی تاویلات فاسدہ سے کرنی خلاف شیوہ اسلام

وائیں  
 ہوں ا  
 و ضرور  
 فی زمانہ  
 انکاشہ  
 فرمالیں  
 انکی گرد  
 توبہ و  
 نے جو  
 حجت  
 ولایت

اور ای  
 محبوب  
 اپنے  
 کثیر کو  
 حضرت



و آئین سوادب ہے۔ جس فرد بش کو مراتب ولایت حاصل  
ہوں انکی گردن آپکے قدم پاک سے مستفیض ہونا ایک لایہ  
و ضروری امر ہے چونکہ وہ قدم باعث تصدیق ولایت ہیں۔  
فی زمانہ جن حضرات کو آپکے قدم مبارک سے منفرد انکار ہے  
انکا شمار زمرہ اولیا سے کو سون دور ہے۔ گو وہ خود تصور  
فرمالین لیکن تصدیق ولایت کا ثبوت ہرگز ممکن نہیں۔ اور  
انکی گردن بھی قابل تواضع قدم مبارک غوث پاک رہی تا وقتیکہ  
توبہ و استغفار نہ کرے۔ چنانچہ شیخ صنعان رحمۃ اللہ علیہ  
نے جو معاصرین سے ہیں اسی مسئلہ کے نسبت ازراہ استکبار  
حجت پیش کی اور صاف انکار فرمایا نوبت یہ ہوئی کہ سلب  
ولایت کے ماسواء انکی گردن پر قدم خنزیر نصیب ہوئے  
شیخ ابو محمد اشتکی قدس سرہ مرید شیخ ابو بکر بٹاکھر  
اور اعیان مشائخ عراق نے بیان فرمایا ہے کہ شیخ عبد القادر  
محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ وہ فرد بشر ہے کہ افعال و اقوال پر  
اپنے خود مقتدر ہے اور حق تعالیٰ نے انکی برکت سے ایک جماعت  
کثیر کو اعلیٰ درجہ عنایت فرمایا۔ فی زمانہ جو فریق مجددیہ نے  
حضرت غوث پاک کے قول کی تکذیب ثابت کی ہے بجز

عبد القادر حسین  
مر قدم تمام  
سوائے امام  
مین اس  
ہوگا تورب  
جھتا ہے  
نان اسکا  
ہذہ کہتے  
نذیہ جب  
بات میں  
ور شکر خدا

قاب اولیا  
و برحق ہے  
متقدمین  
متقدمین  
شیوہ اسلام

کلام تعصب کے اور کوچی بات متصور نہیں۔ چونکہ شیخ محمد انبی  
 قدس سرہ وہ بزرگ ہیں کہ جنکی ولایت کے قائل اولیاء وقت  
 جب آپ نے اس امر کی پوری شہادت دی تو انکے قول کو از رہ  
 استکبار ضعیف جانکر خارج کرنا شیوہ مشرکین و آئین منافقین  
 کے سوا اور کیا متصور ہوگا۔ علاوہ اسکے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ  
 وسلم نے وصیت فرمائی کہ بعد میرے پیروی کرو احکام اصحاب  
 کرام اور میری آل کی فرو کرو پیروی تم مری آل کی کہ وہ  
 پیروی پیروی ہے مری حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ  
 آل حسین و اولاد حسن علیہما السلام سے ہیں۔ اور آل نبی صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپکی علیگی برگزین نہیں۔ جب جدا  
 نہ تو آپکے افعال و اقوال کی اتباع واجب و ملزوم نہری۔  
 پس کی اتباع اتباع حکم خدا و رسول ہو اسکے اقوال پر اتمام  
 تکذیب موجب ضلالت ہے۔ وَمَنْ يَضِلَّ اللَّهُ فَلَا مَصَادِي  
 لَهُ۔ اکثر روایات سے یہ بات ثابت ہے کہ فرمایا غوث پاک  
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ ہر دلی انبیاء پیشین کے قدم پر اپنا قدم  
 رکھا اور میرا قدم اپنے جدا مجد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قدم پر  
 ہے۔ سو اقدم نبوت کے جہاں سے میرا جدا مجد نے قدم اٹھایا

اور یہ  
 چند  
 قد  
 واع  
 وجد  
 واق  
 مہر  
 حض  
 علی  
 غوث  
 ہو  
 شہ  
 حاض  
 شہ  
 اپنے  
 اور  
 رو



اور میں نے اس نقش قدم پر اپنا قدم جمایا۔ چنانچہ قصیدہ مخمور ہے  
چند اشعار مندرجہ ذیل ہیں۔ لکل ولی له قدم وانی و علی  
قدم النبی بدر الکمالی و انا الجبلی محی الدین اسمی  
و اعلامی علی راس الجبالی و عبد القادر المشہور اسمی  
و جدی صبا العین الکمالی و انا الحسنی و المقدع مقای  
و اقدامی علی عنق الرحالی و بیت قدم توجیت باث  
مہر ولایت است و نام توجیت موجب فخر کرامت است۔  
حضرت امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جب قدمی ہند  
علی رقبתי کل ولی اللہ کی شہرت ملک بمن میں ہوئی تو اکثر مشائخ  
غوث پاکؒ کی خدمت میں حاضر آکر زیارت قدم شریف سے شرف  
ہوئے۔ علی الخصوص حضرات خواجہ معین الدین چشتی و شیخ  
شہاب الدین سہروردی قدس سرہما نے بلازمت آنحضرت  
حاضر باشی کی اور فیض جمعیت باطنی حاصل فرمایا۔

شیخ عقیل قدس سرہ سے روایت ہے کہ شیخ ابوبعزای مغربی نے  
اپنے اصحاب کو تہدیداً فرمایا کہ جو شخص غزم بغداد شریف کا کرے  
اور قدم محبوب سے شرف نہ تو وہ ولی اللہ سے نہیں۔ بخدا  
رو زمین پر اسکا نظیر پیدا ہوا ہے نہ ہوگا بیت نقش قدم

نخ محمد انبی  
یا وقت  
کو از رہ  
منافقین  
مد علیہ آلہ  
م اصحاب  
کہ وہ  
اللہ عنہ  
نبی صلی  
بب جدا  
مہری  
پرتیام  
اصادی  
ب پاک  
پرانہ قدم  
م کے قدم  
م اٹھایا

مہر ولایت شدہ لاریب بہ فردیکہ مہر است منزہ ز ولایت :  
 روایت ہے کہ ایک ضعیفہ نے حضرت عثمان فاروقی قدس سرہ  
 اولاد کی استدعا کی آپ نے اُسیدم مراقبہ کر کے اُس ضعیفہ کی تحریر  
 قسمت پر نظر توجہ کی لیکن اولاد کا نام و نشان مفقود پایا۔ اور  
 حضرت جناب پیران پیر غوث پاک نے اُسکو گیارہ لڑکے سہو  
 عطا فرمائے۔ جب اس امر کی شہرت ہوئی عثمان فاروقی روٹھ کر  
 بتخانہ میں جا بیٹھے اور جناب باری میں عرض کی کہ الہی میرے  
 اور محبوب کے مراتب و قربیت کے مابین کیا تفاوت ہے جو میرے  
 قول کی تکذیب اور کلام محبوب کی تصدیق ہوئی۔ اور میں نے اُس ضعیفہ  
 کو از روئے نوشتہ تقدیر جواب دیا نہ کہ طبعی۔ الہام ہوا کہ ایسے  
 دوست میرے تم چند ہے مراقب ہو و قوعین آئیگا۔ آپ نے مراقبہ  
 کر کے ملاحظہ فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی مجلس میں  
 رونق افروز ہیں اور آپ کی گود میں ایک بچہ بہت ہی مقبول صورت  
 بیٹھا ہے ہر دم و لخط آپ اُسکو کہہ ہی پیا کرتے تھے کہ یہی ہاتون  
 میں اٹھا لیتے تھے اور کہہ ہی زانو پر بیٹھا لیتے تھے۔ عثمان فاروقی نے  
 دُور سے دست بستہ عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ بچہ کون ہے  
 آپ نے فرمایا یہ وہی لڑکا ہے جس نے ایک ضعیفہ کو گیارہ لڑکے عطا

فرمایا۔  
 جناب  
 محبوب  
 ماب  
 اور  
 لیکر  
 اللہ  
 تب  
 حبیب  
 بلکہ  
 رہے  
 قدم  
 اور  
 حبیب  
 اخ  
 بن



فرمایا۔ اور یہ وہی لڑکا ہے جسکے استفسار مراتب کے لئے آپ نے  
جناب باری میں التجا کی۔ اسوقت عثمان مارونی نے حضرت  
محبوب پاکؑ کی رویت پر کچھ غور و تامل سے نظر کی جناب رسالت  
مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ایسے عثمان میرے نزدیک آؤ  
اور خوب دیکھو اسکو۔ ہر چند عثمان مارونی چاہا کہ قدم بڑھائے  
لیکن حوصلہ حد مراتب نے بڑھنے نہ دیا۔ مجبوراً عرض کی کہ یا رسول  
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا مجال نہیں جو آگے قدم بڑھاسکے  
تب آنسو در عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایسے عثمان تم  
شیخ ہو اور یہ محبوب میرا جگر گوشہ ہے۔

جب حضرت محبوب پاکؑ کا یہ مرتبہ ہوا اور آپ کے قدم کیا معنی  
بلکہ سراپا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گودی میں  
رہے تو اولیاء متقدمین و معاصرین و متاخرین کی گردن پر آپ کے  
قدم ہونا کوئی دشوار و تعجب خیز امر نہیں بلکہ سب و چشم واجب  
اور ضرور ہے۔ فرد مرتبہ تیسرے قدم کا منکران جانے نہیں  
جیسے جانا تاج سر سمجھا ترے تعلیم کو: کذا فی بیہجۃ الاسماء  
اخیرنا الفقہ ابوعلی اسحق ابن علی بن عبد اللہ  
بن عبد الدایہ بن صالح المہدی فی الصوفی الشافعی

زولایت  
سلسلہ  
غہ کی تحریر  
ورایا۔ اور  
لڑکے کی رویت  
مارونی کے  
یہی میرے  
جو میرے  
اس ضعیفہ  
لائے  
پنے مراقبہ  
س میں  
دل صوت  
ہی باتوں  
مارونی نے  
ن ہے  
لڑکے عطا

المحدث قال ابنا الشيخ الجليل الاصيل ابو محمد عبد  
 الطيف بن الشيخ ابي النجيب عبد القاهر بن  
 بن عبد الله محمد بن عبد الله السهروردي ثم  
 البغدادي الفقيه الشافعي الصوفي في يار بل سنة ٦٠٨  
 قال حضر ابي ابو النجيب بغداد مجلس الشيخ عبد القادر  
 قدس سرهما فقال شيخ عبد القادر قدمي هذه على  
 رقبتي كل ولي الله فطالما ابي راسه حتى كادت تبلغ  
 الارض وقال على راسي على راسي على راسي -  
 يعني خبري بمكونه ابو علي اسحق بن علي بن عبد الله بن عبد الدائم  
 بن صالح المهداني الصوفي الشافعي المحدث نے کہہا ہیکو شیخ  
 الجلیل الاصل ابو محمد عبد الطیف بن شیخ ابي النجیب عبد القاهر  
 سهروردي بغدادی فقیہ شافعی صوفی نے ار بل میں سنتہ کہا  
 حاضر تھے میرے باپ ابو النجیب بغدادی مجلس شیخ عبد القادر میں  
 فرماتے شیخ عبد القادر قدم میرے تمام اولیا کی گردن پر میں  
 اور جہکاسر کو اپنے پیانتک کہ زمین کو سرانگہا پہونچ گیا تھا او  
 کہ میرے سر پر میرے سر پر میرے سر پر - سفینۃ الاولیاء میں ثابت  
 ہے کہ حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ نے زبان مبارک سے جسوقت

بیان ذ  
 اسوقت  
 ایسی تھا  
 اور نہ  
 ملائکہ  
 ہو کر یا  
 باجہا  
 وحاف  
 ولی کو  
 نہ رہے  
 گردن  
 لکے  
 پیر نے  
 عام دا  
 حضرت  
 النجیب  
 خواجہ



ابو محمد عبد  
 القاهر بن  
 شادی ثم  
 یاسر بن سنہ  
 ۶۰۸  
 شیخ عبد القادر  
 ی ہذہ علی  
 ننی کادت تبلغ  
 سنہ ۸۰ -  
 شہ بن عبد الدائم  
 کہہا ہیکو شیخ  
 النجیب عبد القادر  
 میں سنہ ۸۰ کہہا  
 شیخ عبد القادر میں  
 ی گردن پر میں  
 پیونچہ گیا تھا او  
 سنہ الاولیا سے ثابت  
 مبارک سے جس وقت

بیان فرمایا کہ قدمی ہذہ علی رفیقہ کل ولی اللہ -  
 اس وقت حق سبحانہ تعالیٰ شانہ نے آنحضرت کے دل پر یک  
 ایسی شعلہ فرمائی جو ہنوز کسی ولی کو نصیب ہوئی نہ ہوگی  
 اور نیز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معیت  
 ملائکہ مقربین و اولیاء متقدمین و متأخرین شریف فرما  
 ہو کر یک خلعت فقر عنایت فرمائے - سو آ ازین احیاء  
 باجساد و اموات بصورت ارواح اس مجلس میں موجود  
 و حاضر تھے - ملائکہ در جال الغیب نگران تھے کہ کوئی  
 ولی کی گردن سعادت و تواضع قدم مبارک سے محروم  
 نہ رہے - حضار مجلس سے ناگاہ ایک نے پکارا تھا کہ جو  
 گردن اس قدم مبارک کے نیچے پست ہوا اور تواضع  
 کرے وہ سلوب الحال ہو - اور اس روز جناب پیران  
 پیر نے انتظام مجلس عام فرمایا تھا - اس مجلس میں ہشتاد  
 عام ولایت و کرامت مآب سے سون حاضر تھے از انجملہ  
 حضرت شیخ علی عینی - شیخ ابوسعید قبلوی - شیخ ابو  
 النجیب ہروردی - شیخ شہاب الدین سہروردی -  
 خواجہ یوسف بن ابوبہدائی جو میر تسلسلہ نقشبندیہ میں

شیخ احمد بن ابوالحسن برفاعی - شیخ ابو عمر عثمان بن احمد شوکی  
 جو رجال الغیب ہیں - شیخ شہاب الدین سہروردی و شیخ  
 غوث رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین - وغیر ازیں مشایخ کبار  
 گروہ گروہ طایفہ طایفہ تشریف فرما تھے - جسدم حضرت غوث الثقلین  
 قدس سرہ کی زبان مبارک سے قدمی ہڈی علی رقبہ کل ولی  
 اللہ کا قول صادر پایا اولاً حضرت شیخ علی ہیت قدس سرہ  
 زیر قدم مبارک اپنی گردن جھکا دی اور دامن میں جناب پیر  
 کے لپٹ گئے - بحمد معائنہ ہذا حضار مجلس نے بھی اپنی گردن  
 کی اور شیخ ابوسعید قبیلوی قدس سرہ نے باوازا بلند فرمایا کہ خیر دار  
 کوئی دلی روئے زمین پر اسقدم مبارک سے محروم نہ رہے چنانچہ  
 یک فرد عجیب نے تواضع نہ کی فوراً مسلوب الحال ہو گیا -

روایت ہے کہ بعد درخواست مجلس معبود حاضرین مجلس سے ایک شیخ  
 نے خیال فرمایا کہ غوث پاک رضی اللہ عنہ کا قدم مبارک جمیع اولیاء  
 اللہ کی گردن پر رکھا گیا لیکن اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کو زمرہ  
 اولیاء اللہ مرتبہ اعلیٰ حاصل ہے - پہر یہ کیوں اس قدم سے مستثنیٰ  
 سمجھے گئے - اگر یہ قول واقعی ہوتا تو انکی علیگی ہرگز ممکن نہ تھی  
 جسدم یہ شبہات و شکوک اس مشیخ کے قلب میں جاگیر ہوئے

معا حار  
 عظیم ال  
 خاص و  
 رونق ا  
 آپ کی  
 اور کی  
 عالم تجر  
 آخر کار  
 علی رض  
 زیر قدم  
 گشتین ا  
 اللہ عل  
 یہ جار  
 فاطمہ ا  
 علیہم ا  
 کہ اس  
 علی کرم



معاً حالت غنودگی سرزد ہوئی۔ عالم رویا کا ملاحظہ ہوا کہ یک مکان  
 عظیم الشان رشک باغ جنان اُسین وہی مجلس کا انتظام جمیع  
 خاص و عام ہے لیکن درمیان اُسکے حضرت علی کرم اللہ وجہہ  
 رونق افروز ہیں اور اُنکے زانو پر ایک بچہ نہایت حسین بیٹھا ہے  
 آپ کہی اُسکو پیار کرتے تھے کہی اپنے دوش پر بیٹھا لیتے تھے  
 اور کہی سر پر۔ شیخ موصوف نے جب اس حالت پر نظر کی تو  
 عالم تحریر نے خود سے فراموش کر کے اور حیرت انگیز تا شاد کہلایا  
 آخر کار پوچھا اُٹھے کہ یہ بچہ کون ہے جو مقبول و مرغوب حضرت  
 علی رضی اللہ عنہ ہے۔ کسی نے باواز بلند کہا کہ یہ وہی بچہ ہے جسکے  
 زیر قدم اولیاء متقدمین و معاصرین و متاخرین کی گردنیں جھکا گئی  
 کئیں اور یہ وہی بچہ ہے جسکی شانیں جناب خاتم المرسلین صلی  
 اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لُحْکَا لُحْجَی فرمایا۔ اور بغور ملاحظہ ہوا کہ  
 یہ جان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ جگر بند علی۔ پارہ دل  
 فاطمہ الزہراء۔ اور نور عینین امام حسین رضوان اللہ تعالیٰ  
 علیہم اجمعین ہے۔ سو ازیں یہ امر زیادہ تر حیرت انگیز ہے  
 کہ اس بچے کا قدم مبارک رقاب اولیاء کے نصیب ہوا مگر حضرت  
 علی کرم اللہ وجہہ کہی گردن پر رکھے لیتے ہیں کہی سر پر اور کہی

ن احمد شوکی  
 دی و شیخ  
 شاخ کبار  
 غوث الثقلین  
 رقبہ کل ولی  
 ہر سر  
 جناب میر  
 اپنی گردن  
 یا کہ خبر دار  
 ہے چنانچہ

سے ایک شیخ  
 جمیع اولیاء  
 نہ عنہم کو زمرہ  
 سے مستثنیٰ  
 ممکن نہ تھی  
 جاگیر ہوئے

آنکھوں پر۔ شیخ موصوف نے جب اس معجم کو دیکھا جو تک بڑا  
 توبہ کی اور جناب غوث پاکؒ میں غفور خطاکے خواستگار رہے  
 کذا فی ہجۃ الاسرار۔ ابنا الشیخ المعجم الوالمظفر  
 منصور بن مبارک بن الفضل بن نعیم الوسطی المعروف  
 بجمارہ والشیخ الامام ابو محمد عبد اللہ بن ابی  
 الحسن بن ابی الفضل الشامی المحیای الاصل  
 البغدادی الدار ثم الاصفہانی بغدادی سنۃ  
 احدى و ستائة قال اسمعنا الشیخ القدوة اباسعد  
 القیلوی رحمۃ اللہ بقیلویہ یقول لما قال الشیخ عبد  
 القادر الجیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قدمی هذه  
 علی رقبۃ کزولی اللہ تجلی الحق غر وجل علی قلبی و  
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جاءته خلعة  
 علی ید طایفة من الملائکة المقربین الشہداء  
 من جمیع الاولیاء من تقدم منهم ومن تأخر ثم  
 الاحیاء باجسادهم والاموات بأرواحهم وكانت  
 الملائکة ورجال الغیب حافین فی ذالک المجلس  
 واقفین فی السماء صفوا حتی استند الاقرب بهم

ولہ  
 انتہ  
 قیل  
 رض  
 تعالیٰ  
 والا  
 مقو  
 اول  
 کہ  
 کہ  
 سیرا  
 وا  
 وقر  
 زیم  
 ازت  
 نے  
 اوا



ولہ یبق دلی علی وجہ الارض الا وضع لہ قبراً  
 انتہی۔ یعنی فرماتے ہیں کہ سنا مجھے شیخ القدردہ ابوسعید  
 قیلوی رحمۃ اللہ علیہ سے کہ فرماتے تھے شیخ عبد القادر جیلانی  
 رضی اللہ عنہ نے قدمی ہذہ علی رقبۃ کل دلی اللہ۔ حق سبحانہ  
 تعالیٰ نے متجلی ہوا انکے دلپر اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ  
 وآلہ وسلم سے انکے لئے ایک خلعت عنایت ہوئی جسکو ملائکہ  
 مقربین نے اپنے ماتون پر لائے اور پہنائے انکو حضور میں تمام  
 اولیاء متقدمین و متاخرین و احیاء باجساد و اموات بار و اح  
 یکے اور ملائکہ و رجال الغیب کھڑے ہوئے تھے مجلس حضرت کو  
 گھیرے ہوئے ہوا میں صف باندھے ہوئے اور کوئی دلی روئے زمین  
 پر باقی نہ تھا مگر رکبے گردن اپنی الخزہ۔  
 واضح ہو کہ اس قول سے خواجگان سلسلہ قادریہ و چشتیہ و سہروردیہ  
 و نقشبندیہ و غیرہ و غیرہ کی حاضر باشی بالکل ثابت ہے چونکہ وہ  
 زمین پر کوئی دلی نہ چھوٹا۔ اور وہ بزرگوار قدس اسراء ہم  
 ازتہ دل اپنی گردنیں زیر قدم بست کی۔ لیکن زمانہ حال کے صوفیہ  
 نے اپنے طبعی تاویلات سے یہ بات جو ثابت کی ہے کہ آپکا قدم  
 اولیاء وقت کی گردن پر نہا تو مجھے اسکو بھی تسلیم کی۔ اب

لم یبق  
 رر  
 المظفر  
 الف  
 العزیز  
 بی  
 ص  
 سنۃ  
 اسعد  
 عبد  
 لہ  
 من  
 و  
 بلعۃ  
 شمس  
 رثم  
 وکانت  
 لیس  
 بجم

ہم انہیں کے قول سے ثابت کرتے ہیں۔ مثلاً ملک سیراٹ اگرچہ خاص آباد اجداد کی فراہم کردہ ہے۔ لیکن بعد ان کے وارث میراث سوا اولاد کے دوسرے کا ہونا کسی مذہب میں جائز نہیں اور نہ اولاد اپنے حق تلفی کو جواز رکھیں گی۔ نظریات اولیاء متقدمین متاخرین کے اجداد ہیں اور ان کی ملک قدم غوث پاکؒ ہے چونکہ باعث تصدیق ولایت ہیں۔ جسکو ولایت نہیں ہلکواؤس سے کوئی بحث نہیں۔ جب یہ بات بلا شک و شبہ ثابت ہو تو متقدمین کے سرمایہ ولایت کو جو انہوں نے بمشقت و محنت تمام اپنی تمام عمر میں انحصار فرمایا متاخرین اسکو عجب و استکبار سے فضول و سبک محض جانتا اور پیر آگیا انہیں کے نام لیوا ایسے شمار کرنا کسی مسئلہ سے جائز نہیں گا۔ اور نیز حوصلہ بشری سے عجیب ہے۔

ثانیاً۔ جب اپنے پیرو مرشد نے کسی بات کو پسند فرمایا اور وہ ایسے کہ جنکی تقریر و تحریر قابلِ نظیر اور نیز اُس پیرِ جمہور کا اتفاق ہو پیرِ اُس پیر مرید کی انگشتِ نمائی کہ جسکی تحریر و تقریر ایراد و اعتبارِ پذیر گویا خاص اپنے مرشد کے کمالِ افعال کو شہادتِ خلاق کا نشانہ بنایا ہے۔

کالشانہ بنا رہا ہے۔  
تالشا۔ جد بزرگوار نے کسی معرکہ جنگ میں اپنی جواغردی بتلائی



اور کہا اپنے انکو خطاب خانی سے سرفرازی بخشی تو اولاد انکی  
 ضرور اس خطاب سے مخاطب رہیگی کیونکہ وہ خطاب خاندانی قرار  
 دیا جائیگا۔ **رابعاً**۔ منکران اقدام غوثیہ سے پوچھا  
 جائے کہ خطابات فقیرانی یعنی سید شاہ مولانا یا سہروردیہ  
 یا قادریہ یا چشتیہ یا نقشبندیہ وغیرہ یا صرف لفظ شاہ جو انکے  
 نام سے ملحق ہیں یہ کہہ کے خاندانی ہیں۔ لیکن چونکہ انکی کنیت  
 سے یہ خطاب کا ثبوت ہے اور نہ انہوں نے ریاضت کر کے حاصل  
 کیا۔ نہیں نہیں یہ خطابات انکے جدیدہ خلفائے ہیں۔ جب یہ  
 جدیدہ پیرے تو علی التسلسل ابتدا سے انتہا تک وہی ایک خطاب  
 کا گوارہ رکھنا بحیثیت عدم تقلید متقدمین میر نزدیک بالکل نازیبا  
 ہے۔ کیونکہ یہ خطابات پسندیدہ اجداد اور انہیں کے نام  
 سے نامزد ہیں۔ بلکہ چاہئے تھا کہ ہر ہر فرد ایک علیحدہ خطاب  
 فی مخاطب رہا کرے۔ سوائے ظہر لباس کا یہی اختلاف ضرور  
 بہ نظر وجوہات بالا جسکا مرشد ولی ہوا سکی گردن پر حضرت جناب  
 غوث پاک کے قدم کی واجبیت لازم آئیگی۔ اور پیر کا ولی اللہ  
 سے ہونا یک نہایت تاکید امر ہے۔ واللہ من لا شیخ لہ  
 کامل فشیخہ الشیطان کا ثبوت عاید آتا ہے۔ اگر مرشد

میراث  
 کے وارث  
 نہیں اور  
 تقدیم  
 ہے چونکہ  
 کوئی  
 تقدیم  
 نام عمر  
 مولانا سیکار  
 مسند  
 آیا اور  
 کا اتفاق  
 دو اثر  
 ضلایق  
 دی بتلا

کے پسندیدہ اقوال و افعال مرید کے منظور نظر نہ ہوں تو ان کے  
 خطابات و طراز کی تقلید ہی غیر ضرور متصور ہوگی۔ فرمود  
 محفل بکریگ میں ذکر و درنگی ہے فضول یا تو ہو بزرگ خالص یا ہو بکریگ نوشتا  
 اور نیز بعض بزرگوار متاخرین نے حضرت غوث پاک کے قول کو شطحات  
 سے قرار داد کی ہے یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ اگر آپ کے قول کو شطح  
 سے مناسبت ہو تو جملہ کَلِّ دَلِی اللہ کی تاویل اولیا متقدمین  
 صراحتاً بالفاظ متقدمین و معاصرین و متاخرین ہرگز نہ کرتے۔  
 ولو بالفرض اگر شطح تصور کریں تو متاخرین نے جو جملہ کَلِّ دَلِی اللہ  
 اولیا وقت کا قید لگایا ہے یہ کب تاویل سے علیحدہ ہے  
 پس جملہ قول کہ واجب التاویل ہو اور متقدمین نے اسکی صراحت  
 بھی کی تو فتویٰ اسی پر لازم آئیگا۔ شطح وہ قول ہے کہ جسکی تاویل  
 نہ ہو۔ لیکن کَلِّ دَلِی اللہ کے معنے بلا تاویل و تفسیر بذات خود متقدمین  
 و معاصرین و متاخرین پر عبسین مدلل ہیں۔ مثلاً (تمام خلق)  
 کے معنے مطلق زندون پر ثابت نہیں بلکہ اموات و احیاء و  
 ارواح پر مدلل ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ قطعاً  
 قیل ان الرسول قد کھنا  
 ما بحی اللہ والرسول معاً  
 من لسان الوری فکیف انا

یعنی جب  
 صلی اللہ  
 نجات  
 محی ال  
 نے د  
 فرشت  
 فرمان  
 تہور  
 ارواح  
 بلکہ لغا  
 کے



یعنے جب کہا گیا کہ اللہ جل شانہ صاحب اولاد ہے اور رسول اللہ  
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کاہن ہیں تو زبان خلق سے ہم کس طرح  
نجات پاسکتے ہیں۔ العاقل تکفیر الاشارة۔

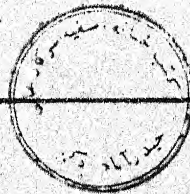
محی الدین نامہ سے ثابت ہے کہ جب حضرت غوث پاک  
نے قدمی ہڈی علی رقبۃ کل ولی اللہ فرمایا تو  
فرشتوں پر حکم باری ہوا کہ مردوں کو بھی میرے محبوب کے  
فرمان کی اطاعت دو۔ یکایک فرشتے نے ہر ولی اللہ کو  
تہور میں جگایا اور قول غوث پاک سنایا بجز واستماع  
ارواح اہل قبور نے از رہ تسلیم اپنی گردنیں جھکا دی۔

الہی بطفیل حبیب و محبوب پاک قدم محبوب  
بلکہ نعلین پاک ہمارے سر و چشم بلکہ عین مرد مک چشم  
کے نصیب فرما آمین یا رب العالمین تمام شد

بیت

ناز سے سر پر اٹھا لیکر حلون میں آفتا  
مجھ کو لمجائے اگر نعلین پاک غوث پاک

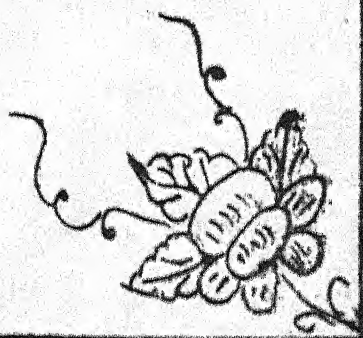
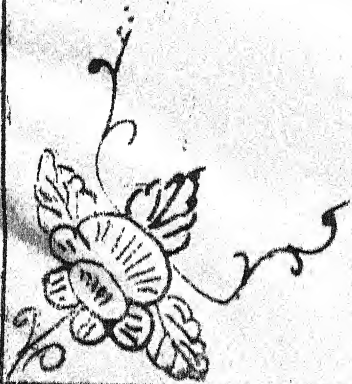
نعت الہیہ



ن ترانہ  
رو  
مورگین و شتا  
کو شطحات  
ل کو شط  
مستقدین  
ریتے۔  
کل ولی اللہ  
ہے  
ی صراحت  
جسکی تاویل  
خود تقدیر  
م خلق  
حیاء و  
دکھنا  
نکلیف آنا



کتاب	۶۲۲	دانش
فصل	۳۹	۶۲۹
۶۲۲		





Checked  
1987

CHECKED 1988

CHECKED 1995